120664 ـ خاوند اذیت سے دوچار کرے اور خرچ کم دے تو کیا طلاق لے سکتی ہے ؟

سوال

جو خاوند اپنی بیوی اور دودھ پیتے بچے کے اخراجات اتنے کم دیتا ہے کہ وہ ایك ہفتہ کے لیے بھی کافی نہیں ہوتے، کبھی قرض کا بہانہ اور کبھی گاڑی خراب ہونے کا بہانہ بناتا ہے، اور ہر بار اور قرض لے لیتا ہے، جب بیوی کو دینے کی باری آتی ہے تو میکے والوں سے لے کر خرچ کرنے کا کہتا ہے، یا کہتا ہے تم اپنی کمائی سے خرچ کرو، ہر وقت بیوی پر سب و شتم کرتا رہتا ہے.
لیکن اس کے مقابلہ میں اپنے بہن بھائیوں اور والدین پر خرچ کرتا ہے حالانکہ وہ محتاج بھی نہیں، بلکہ وہ اسے گندی او رمخرب الاخلاق فلمیں دیتے ہیں تا کہ بیوی کو چھوڑ دے ہر وقت بچے چھیننے کی دھمکی دیتا ہے کہ اگر طلاق لی تو بچہ چھین لیا جائیگا، پھر تم اسے قانون کے مطابق صرف ہفتہ میں ایك بار ہی دیکھ سکو گی، اور وہ بھی میری مرضی سے جب میں چاہوں دیکھ سکو گی، برائے مہربانی مجھے بتایا جائے کہ اس طرح کے حالات میں کیا حکم ہے، آیا بیوی طلاق طلب کر سکتی ہے یا نہیں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال نمبر (10680) کے جواب میں خاوند اور بیوی دونوں کے حقوق کا تفصیلی بیان گزر چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

ازدواجی زندگی سختی و جبر اور قہر و غم اور پریشانی پر قائم نہیں، بلکہ یہ تو الفت و محبت و مودت پر قائم ہوتی ہے، اسی لیے شادی اللہ سبحانہ و تعالی کی نشانیوں میں سے ایك نشانی قرار دی گئی ہے، جس گھر میں خاوند اور بیوی آپس میں ایك دوسرے سے حسن معاشرت اوراچھا سلوك نہیں کرتے اور محبت و مودت قائم نہیں رکھتے، اور اللہ تعالی کی جانب سے واجب کردہ حقوق کی ادائیگی نہیں کرتے وہ گھر کبھی بھی سعادت مند نہیں کہلاتا.

خاوند اور بیوی کو چاہیے کہ اگر وہ اپنا حق مانگتا ہے تو اسے دوسرے کا حق پہلے ادا کرنا چاہیے، جیسا کہ سوال میں بیان کیا گیا ہے یہ خاوند اپنی بیوی اور بچے کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کا مرتکب ہوا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ اور اپنے پروردگار اللہ تعالی کے حق میں کوتاہی کا مرتکب ٹھرا ہے، اسے نصیحت کی ضرورت ہے کہ کوئی ناصح شخص اسے بہتر طریقہ سے وعظ کرے، اور اسے اللہ کی یاد دلائے کہ کل روز قیامت اللہ کے

سامنے پیش ہو کر تم نے اپنی بیوی اور بچے کے بارہ میں جواب بھی دینا ہے، اور اللہ کی جانب سے اسے بیوی اور بچوں کی دیکھ بھال کی جو ذمہ داری دی گئی ہے اس کی باز پرس بھی کی جائیگی.

اور اسی طرح کسی دوسرے مسلمان شخص کو اور خاص کر اپنی بیوی جو اس کے بچوں کی ماں ہے پر سب و شتم حرام ہے، اور اسی طرح مخرب الاخلاق اور گندی فلمیں قبول اور حاصل کرنا بھی حرام ہیں جہ جائیکہ ایسی گندی فلموں کا مشاہدہ کیا جائے، اور سودی قرض حاصل کرنا بھی اللہ نے حرام کیا ہے، اسی طرح اس کے لیے بیوی پر تنگی کرنا اور اسے اذیت دینا بھی حلال نہیں کہ بیوی کے حقوق کی ادائیگی نہ کر کے اسے اذیت سے دوچار کرے، ان حقوق میں بیوی اور بچے کے اخراجات بھی شامل ہیں، اسلام نے خاوند پر بیوی کے اخراجات واجب کیے ہیں چاہے بیوی کتی بھی مالدار ہو ا سکا خرچ خاوند ہی برداشت کریگا.

بیوی کی ملازمت اور اس کے متعلقہ امور کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (103422) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

خاوند کے برے سلوك اور سوء اخلاق اور نان نفقہ نہ دینے یا پھر حقوق زوجیت میں کوتاہی کرنے کی بنا پر بیوی کے لیے طلاق کا مطالبہ کرنا جائز ہے، اور اسے پورے حقوق دیے جائیں گے، جو عورت بھی کسی شرعی سبب کی بنا پر طلاق طلب کرے وہ طلاق طلب کرنے کی وعید میں شامل نہیں ہوتی کیونکہ بغیر کسی شرعی سبب کے طلاق طلب کرنا جائز نہیں ہے.

ثوبان رضی اللہ تعلی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس عورت نے بھی بغیر کسی سبب کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورت کا اپنے خاوند سے طلاق طلب کرنے کے سلسلہ میں وعید والی جتنی بھی احادیث ہیں وہ بغیر کسی سبب پر طلاق طلب کرنے پر محمول ہیں "

دیکھیں: فتح الباری (9 / 402).

بیوی کے لیے اپنے خاوند سے طلاق طلب کرنے کے اسباب معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (20002) اور (101912) اور (13243) اور (13803) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

سوم:

مزید آپ سوال نمبر (8189) اور (9463) کے جوابات بھی دیکھیں یہ خاصے اہمیت کے حامل ہیں.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

یا تو بیوی اپنے خاوند کی اذیت و تکلیف پر صبر کرتے ہوئے اس کی اصلاح کی کوشش کرے، اور براہ راست اصلاح کے لیے بات نہ کرے بلکہ وہ عقل و دانش رکھنے والے کسی مصلح شخص کو درمیان میں ڈالے جو حکمت کے ساتھ یہ کام سرانجام دے.

یا پھر اگر اصلاح کی کوشش کامیاب نہ ہو، اور خاوند اس کے ساتھ رویہ تبدیل نہ کرے تو پھر وہ طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے اور طلاق کی صورت میں اسے سارے اور مکمل حقوق حاصل ہونگے.

ان حقوق میں بچہ ماں کی پرورش میں ہوگا، اور اگر خاوند طلاق دینے سے انکار کرے اور بیوی خاوند کے رویہ کو برداشت نہ کر سکے تو وہ مہر سے دستبردار ہو کیا اپنے آپ کو چھڑانے کے لیے خاوند سے خلع حاصل کر سکتی ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (101423) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .